© rasailojaraid.com

قسط نمبر: 3

جادو کی حقیقت اور اس کا علاج

حکیم عبدالستار ندیم
گوجرانوالہ

جھاڑ پھونک یا تسخیر:

اسکو بھی جادو کی ہی ایک قسم سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ بہت سے جادوگر اس کو اپنی مرضی کے مطابق جائز سمجھتے ہیں جس میں زمین کی روحوں یعنی جنات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس جادوگری کے میدان کے کھلاڑی اور تجربہ رکھنے والے اپنی زبان سے گل افشانی کرتے ہوئے بتاتے ہیں اپنے بنائے ہوئے من گھڑت جھاڑ پھونک سے یا دھونی دینے سے عوام جنات سے رابطہ ہو جاتا ہے۔ اسکو علم تسخیر کہتے ہیں۔ یعنی جن بھوت اپنی خود ساختہ عملیات سے بھگانے والے تعویزات کے بیوپاری اور دھاگے اور کپڑے کے پرچارک بھی وہی لوگ ہیں۔ جنکا ذکر کیا جاچکا ہے۔ اکثر لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ ذرا سی دماغ کی رگ پھڑکی تو کوئی الٹی سیدھی ہوئی پھر ہانکنے لگے۔ اور یہ بغیر سوچے سمجھے بس جی اسکو آسیب کا اثر ہو گیا ہے۔ اور صاحب تو فوراً کسی بڑے پیر صاحب کا پتہ معلوم کرنے لگ جاتے ہیں۔ ان جعلی پیروں فقیروں کی طرف بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ نظریں نیچی اور گردنیں جھکی ہوئی۔ جیسے اللہ رب رحمٰن کے سامنے عاجزی سے پیش آنا چاہیے تھا۔ وہ عاجزی سے جھکنا صرف خدائے ذوالجلال کا حق تھا۔ جو ہم نے بے نماز پیروں کو دے دیا ہے۔ (الامان والحفیظ)

کوئی علی ہجویری توں خیر منگے کوئی حق باہو نوں پیا پکاردا اے
کوئی بری امام جاکے کرے ترے سمندر شاہ نوں کوئی للکار دا اے
کوئی شاہ ددلہ آگے ہتھ جوڑے گلاب شاہ نوں کوئی ونگار دا اے
ایہہ بھائی گلاں انہاں دیاں من لیندا اے نئیں قرآن تے کر اعتبار سکدا
اللہ باجھ کوئی مشکل کشا نئیں ہور نئیں کوئی مشکل ہٹا سکدا

اب جن بھوت اتارنے کا سلسلہ ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ پیروں کے ہاں جس طرح خاص طور پر جن اتارا جاتا ہے۔ یہ اب کوئی مخفی نہیں رہا۔ کہ یہ جن بھوت کیا ہیں۔ آیئے قرآن و حدیث سے پوچھیں۔ اور حقیقت کا اقرار کریں۔ جو حکم خداوندی ہو یا ارشاد نبوی ﷺ ہو۔ زبان سے تو ویسے ہی بہت سے لوگ اقرار کرتے ہیں۔ لیکن جو انکار کرے کہ جن وغیرہ کچھ نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ خدائے واحد اپنی مخلوق کے بارے میں منوانے کیلئے ان کے اپنے گھر میں معاملہ بنا دیتا ہے۔ (الامان والحفیظ) ارشاد ربانی نمبر ۱ : ایاك نعبد و ایاك نستعین ۔(ام الکتاب) ترجمہ: (اے اللہ) خاص ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔

ارشاد ربانی نمبر۲ :اجیب دعوۃ الداع اذا دعان ۔(البقرۃ ۲:۱۸۶) ترجمہ: پکارنے والے کی پکار کو (براہ راست) سنتا اور قبول کرتا ہوں۔ ارشاد ربانی نمبر ۳ :من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ ۔(البقرۃ ۲:۲۵۵) ترجمہ: اسکی اجازت کے بغیر اسکی جناب میں کوئی شفارش نہیں کر سکتا۔ ارشاد ربانی نمبر۴ : توتی الملك من تشاء و تنزع الملك ممن تشاء۔ (آل عمران ۳:۲۵)۔ ترجمہ: وہ جسے چاہے بادشاہی دے اور جسے چاہے چھین لے۔ ارشاد ربانی نمبر ۵ : امن یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض۔ ء الہ مع اللہ۔ (سورۃ النمل ۲۷:۶۲) ترجمہ: کون ہے وہ جو بے قرار کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور بے قراروں کی بے چینیوں کو دور کرنے والا ہے۔ اور وہی تمہیں زمین میں ایک دوسرے کا جانشین بناتا ہے، کیا ہے کوئی معبود اللہ کے ساتھ۔

ارشاد ربانی نمبر٦ :و اذا مرضت فھو یشفین ۔(الشعراء ۲٦:۸۰) ترجمہ: اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو بھی وہی (اللہ) شفاء دیتا ہے۔ ارشاد ربانی نمبر۷: یخلق مایشاء یھب لمن یشاء اناثا و یھب لمن یشاء الزکور ۔او یزوجھم ذکرانا واناثا۔ و یجعل من یشاء عقیما۔ انہ علیم قدیر ۔(سورۃ الشوریٰ 49.50) ترجمہ: وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسکو چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے۔ اور جسکو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے۔ یا انکو جمع (بیٹے بیٹیاں) عطا کر دیتا ہے۔ اور جسکو چاہے بے اولاد رکھتا ہے۔ اور وہ بڑا جاننے والا قدرت والا ہے۔

ارشاد ربانی نمبر۸ :و ما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا (سورۃ ھود ٦۔۱۱) ترجمہ اور زمین پر جو جانور چلتا پھرتا ہے اس کی روزی اللہ پر ہے۔ ارشاد ربانی نمبر۹ :اللہ خالق کل شیء ۔ (سورۃ الزمر ۳۹:٦۲) ترجمہ: ہر چیز کا وہی خالق ہے۔ ارشاد ربانی نمبر۱۰ :یایھا الناس انتم الفقراء الی اللہ واللہ ھو الغنی الحمید ۔(فاطر ۳۵:۱۵) ترجمہ: اے لوگو تم سب (تمام پیغمبر، ولی، بزرگ، شہداء، ابدال) الغرض کہ سب اللہ کے در کے گداگر ہو اور اللہ بے پروہ تعریف کیا ہوا ہے۔

ارشاد ربانی نمبر ۱۱ :قل انی لن یجیرنی من اللہ احد ولن اجد من دونہ ملتحدا ۔(الجن ۷۲:۲۲) ترجمہ: آپ ﷺ فرما دیجیے (اگر خدانخواستہ ایسا ہو) تو خدا کے (غضب) سے مجھے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ میں اس کے سوا پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔ جادوگروں کاہنوں کے پاس جانے والے لوگ تو ہم پرست ہو جاتے ہیں۔ ہر چیز سے انہیں خوف آتا ہے۔ خصوصاً جب شیطانوں سے جو خوف آتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف پر غالب ہو جاتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جنات کیا ہیں: اللہ وحدہ لاشریک نے ہمیں قرآن میں خبر دی کہ جنات آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔ ارشاد ربانی نمبر ۱: اور اس سے پہلے جنوں کو ہم آگ کی لپیٹ میں پیدا کر چکے تھے۔ (الحجر)۔ ارشاد ربانی نمبر ۲: و خلق الجان من مارج من نار۔ ترجمہ: اور جنات کو آگ کی لو سے پیدا کیا گیا۔ (الرحمٰن ۵۵:۱۵)

دراصل جن کو جن اسلیئے کہا جاتا ہے کہ وہ آنکھوں سے اوجھل ہوتا ہے۔ وہ اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ (الاعراف)

ارشاد ربانی نمبر ۴: قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرانا عجبا۔ (الجن ۷۲:۱) ترجمہ: اے نبی فرما دیجئے کہ میری طرف وحی بھیجی گئی ہے۔ کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن کو سنا (انہوں نے اپنی قوم کو جا کر کہا) کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔

ارشاد ربانی نمبر ۵: انہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن فزادوھم رھقا۔ ترجمہ: اور بہت سے بے شک لوگ ایسے ہیں کہ وہ جنات میں سے بعض لوگوں کی پناہ چاہتے تھے۔ اس طرح انہوں نے جنوں کو غرور اور بڑھا دیا تھا۔

عربی زبان میں جنوں کے نام

امام ابن عبدالبرؒ نے کہا ہے کہ اہل علم اور اھل زبان کے نزدیک جنوں کی چند قسمیں ہیں۔ (۱) اصلی جن کو جنی کہتے ہیں۔ (۲) اور وہ جن جو لوگوں کے ساتھ رہتا ہے۔ انکو عامر کہتے ہیں۔ جس کی جمع عمار ہے۔ (۳) اور وہ جن جو بچوں کو پریشان کرتا ہے۔ اسکو ارواح کہتے ہیں۔ (۴) اور سب سے خبیث اور پریشان کرنے والے جن کو شیطان کہتے ہیں (۵) اور جس جن کی شرارت حد سے بڑھ جائے اور اسکی گرفت مضبوط ہو جائے اسکو عفریت کہتے ہیں۔ جن کی قسمیں جو آپ ﷺ نے بیان فرمائی ہیں وہ تین ہیں۔ (۱) ہوا میں اڑنے والے (۲) جو سانپ اور کتوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ (۳) ایک وہ گروہ جو سفر اور قیام کرتا ہے۔ (طبرانی، حاکم، بیہقی، ابن حبان، ابن ماجہ)

شیطان بہت بدصورت ہوتا ہے۔ اور اس کے سینگ ہوتے ہیں۔ صحیح مسلم میں ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ اس وقت سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع و غروب ہوتا ہے۔

بخاری اور مسلم میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب سورج کی کرنیں ابھرنے لگیں تو نماز چھوڑ دو۔ اور سورج مکمل غروب ہو جائے تو سورج کے طلوع و غروب کے وقت نماز نہ پڑھو۔ اس لیے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔

شیطان کا بنیادی مقصد تو انسان کو گمراہ کرنا ہوتا ہے۔ وہ تو اپنے تابعداروں کو اسی راہ پر بلا رہا ہے۔ کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائیں۔ عربی اصطلاح میں شیطان ہر سرکش اور متکبر کو کہا جاتا ہے۔ شیطان کو شیطان اس لیے کہتے ہیں کہ اس نے رب العزت کی سرکشی کی تھی۔ امام ابن تیمیہؒ کا مسلک ہے کہ جس طرح آدمؑ انسانوں کی اصل اور بنیاد ہیں اسی طرح شیطان بھی جنوں کی اصل اور بنیاد ہے۔ (مجموعہ فتاوٰی)

شیطان کا مقصد ہی انسانوں کو گمراہ کر کے کفر و شرک میں مبتلا کرنا ہے۔ اگر مکمل کافر نہ بنا سکے تو ایسے گناہوں میں مبتلا کر کے خوش ہوتا ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری سے دور ہو گیا ہو۔

یاد رکھیں: کہ شیطان کو یہ قدرت بھی حاصل ہے کہ وہ انسان کو رنجیدہ اور پریشان کرنے کی غرض سے خواب کی حالت میں طرح طرح کے پریشان کن خواب دیکھاتا ہے۔ اور بعض دفعہ انسان کے اوپر بیٹھ کر دبا تا ہے۔ اور بچے کی پیدائش کے وقت بچے کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ جس سے بچہ چیخ اٹھتا ہے۔ صحیح بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جب کوئی انسان پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو دونوں پہلوؤں میں انگلی سے چھوتا ہے۔ مگر عیسیٰؑ بن مریم اس سے محفوظ رہے لیکن شیطان انکو چھیڑنے گیا تھا۔ شیطان کا داؤ نہ لگا۔ صحیحین میں مروی ہے کہ رہبر اعظم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان ابن آدم کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ ہر انسان کے ساتھ ایک (ہمزاد) شیطان ہوتا ہے۔ جو اسے کبھی بھی نہیں چھوڑتا۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

و من یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطنا فھو لہ قرین۔ (الزخرف ۴۳:۳۶)

ترجمہ: جو شخص رحمٰن کے ذکر سے غفلت برتتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں۔ اور وہ اس کا رفیق بن جاتا ہے۔ شیطان کی ایک فریب کاری یہ بھی ہے کہ ہمیشہ وہ انسان کی عقل پر اپنا جادو چلاتا رہتا ہے۔ ہر بدنما چیز کو خوش نما بنا کر پیش کرتا ہے۔ اس لیے وہ بہت مفید معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً: جب شیطان کو یہ پتہ ہے کہ اس وقت تک یہ انسان شرک کبھی بھی نہیں کرنے پائے گا جب تک شرک جیسے غلیظ گناہ پر نیکی کا لبادہ نہیں اڑھا دیا جائے گا۔ اس سے صرف اور صرف خدائے واحد کی رحمت سے ہی انسان بچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب ایمان داروں کو شیطان کے حملے سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

وہ انسان کے دل پر وسوسے ڈال کر نیکی سے روکتا ہے۔ اور جب انسان نیکی سے رک جاتا ہے تو وہ یعنی شیطان بہت خوش ہوتا ہے۔ میرے عزیز دوستو۔ ہم ہر ممکن طریقے سے شیطان کو خوش نہ کریں۔ رحمٰن کو خوش کریں جبکہ ہماری حالت بتا رہی ہے:

کہ راضی رہے رحمٰن بھی
ناراض نہ ہو شیطان بھی

بخاری و مسلم میں ہے کہ جب کوئی انسان نیند سے بیدار ہو تو وہ وضو کرے پھر اپنے ناک کو تین مرتبہ جھاڑ لے اسلیئے کہ شیطان ناک کے بانسے پر رات گزارتا ہے۔ اور جو شخص دیر سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سوتا اور اٹھتا ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان اس کے کان میں پیشاب کرتا ہے۔کبھی کبھار کتنی ہی جدو جہد سے انسان جلدی اٹھنے کا ارادہ کر ہی لے تو پھر بھی شیطان اسے روکتا ہے۔اور کہتا ہے ابھی بہت ٹائم ہے سو جا،تو سارے دن کا تھکا ہوا ہے۔اسی طرح ٹال مٹول اور امیدوں پر جینے کا عادی بنا دیتا ہے۔اور جس چیز میں انسان کے لیے بہتری ہوتی ہے۔اور بھلائی مخفی ہوتی ہے۔اس سے انسان کو غافل بنا دیتا ہے۔اور پھر انسان ہر بات اسی طرح سوچتا ہے جو انسان کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتی ۔(الامان و الحفیظ) آمین

جنات اور جادوگری:

نعوذ باللہ من ذالک : جادوگروں کا یہ دعویٰ باطل ہے کہ ہم تقدیروں کو تبدیل کر سکتے ہیں اور کرشمہ دیکھیں انکی ایسی ہی باتوں کی وجہ سے اسلام میں انکی سزا قتل ہے۔اور جب انسانوں کو جادو کے ذریعے بھی گمراہ کرتے ہیں۔اور بعض لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں جس سے فائدہ کی بجائے نقصان کا احتمال غالب ہوتا ہے۔شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی کو شیطان اپنا اہم کارنامہ سمجھتا ہے۔شیطان انسانوں کے اندر کمزوریاں تلاش کرتا رہتا ہے۔جو کہ حقیقت میں بیماریاں ہوتی ہیں یہ بیماریاں شیطان کیلئے دروازے کا کام دیتی ہیں۔مثلاً چند بیماریاں یہ ہیں۔کمزوری، ناامیدی، مایوسی، خوشی، غرور، فخر، ظلم وزیادتی، ناحق انکار، ناشکری، جلد بازی، اوچھا پن، حماقت، بخل، لالچ، حرص، لڑائی جھگڑا، شک وشبہ، جہالت، غفلت ، دھوکہ بازی، جھوٹا دعویٰ، گھبراہٹ، غفلت، کنجوسی ، سرکشی، حد شکنی، زر پرستی اور دنیاداری وغیرہ وغیرہ۔

معمر بن سلیمان اپنے والد سے بیان کرتے ہیں۔کہ مجھے بتایا گیا کہ وسوسہ ڈالنے والا شیطان خوشی اور غمی کے وقت انسان کے دل میں تیزی کے ساتھ ابھر کر گرفت کرتا ہے۔اگر انسان اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔اور آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عورت چھپائی جانے والی چیز ہے۔اگر وہ گھر سے باہر نکلے تو شیطان اس کو اٹھ اٹھ کر دیکھتا ہے۔(سنن نسائی) اسی طرح گیت سنگیت انسانوں کو گمراہ کرنے کیلئے شیطان کے ہتھ کنڈے ہیں۔اور شیطان انسانوں کو اپنی مرضی کی راہ پر چلانے کی کوشش کرتا ہے۔اور انسان کے دماغ میں اس انداز سے پہنچتا ہے کہ جسکو ہم سمجھ نہیں پاتے۔وہ اپنے وسوسے سے بھی اپنا مطلب نکال لیتا ہے۔اسی لیے تو قرآن مقدس نے اللہ احکم الحاکمین کا فرمان بتایا ہے۔چنانچہ ارشاد ربانی ہے:من شر الوسواس الخناس ـ الذی یوسوس فی صدور الناس ـ(سورۃ الناس) ترجمہ: چھپ چھپ کر وسوسے ڈالنے والے کے شر سے؛ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔(پناہ چاہتا ہوں) نبی معظم ﷺ نے فرمایا اور بار بار فرمایا کہ شیطان بنی آدم کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا رہتا ہے۔(بخاری)

جو جنات لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں انکو عامر کہتے ہیں۔جسکی جمع عمار ہے۔اور وہ جن جو بچوں کو پریشان کرتے ہیں انکو دادع کہتے ہیں۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں نجومی نے یہ پیش گوئی کی ہے اب یہ پوری ہوگئی ہے۔بلکہ خود نجومی عامل کم بخت جو دعویٰ کرتے ہیں کہ میں نے فلاں فلاں پیشین گوئی کی اور وہ پوری ہوئی۔اور اب میں خود پھر یہ پیش گوئی دے رہا ہوں اور یہ ضرور پوری ہو گی۔سادہ لوح لوگ ان نجومیوں پر بہت زیادہ اعتماد کرتے ہیں ۔اور انکی باتوں کو سچ سمجھتے ہیں ۔اور تصدیق کرتے ہیں۔اور پھر انکے بارے ایسی لمبی لمبی چھوڑتے ہیں کہ فلاں تو مستقبل کے بارے میں جو بولتا ہے۔وہ بالکل سچ ہوتا ہے۔نعوذباللہ من ذلک حقیقت میں یہ بات ہے کہ کبھی کبھار انکا تکا بھی لگ جاتا ہے۔کیونکہ انکی باتیں اکثر بیشتر تلبیس وتدلیس پر مبنی ہوتی ہیں۔یہ لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں کہ جن کہ کئی احتمالات ہوتے ہیں۔پھر بھی انکے وقوع پذیر ہونے کے بعد ایسی تفسیر وتشریح کرتے ہیں جو انکی پیشین گوئی کے بالکل موافق معلوم ہوتی ہے۔اور جو کوئی بات جزوی طور پر صحیح معلوم ہوتی ہے لیکن اکثر انکی قیافہ شناسی دانائی اور تجربہ کاری اور موقع پرستی کی علامت ہوتی ہے۔یا وہ آسمان کی خبر ہوتی ہے جو جنات اچک لاتے ہیں۔گزری ہوئی باتوں کا جاننا تعجب والی بات نہیں۔صحیحین اور مسند احمد میں ہے کہ سیدہ عائشہؓ سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا۔انکی (یعنی نجومیوں کاہنوں) کوئی حقیقت نہیں ہے۔صحابہؓ نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ لوگ کوئی بات جب کہتے ہیں وہ صحیح ہوتی ہے تو حضور ﷺ نے اپنی زبان نبوت سے ارشاد فرمایا جو انکی بات صحیح ہوتی ہے۔وہ جب آسمان سے اچک لاتے ہیں۔اور اپنے دوست کے کان میں چھوڑ دیتے ہیں۔پھر کاہن اس میں سو جھوٹ کی آمیزش کر کے بتاتا ہے۔نجومی عامل کاہن وغیرہ جھوٹے دعویٰ کرتے ہیں۔ان کا کوئی سد باب ہونا چاہیے۔

بلاشبہ ستارہ پرستی شرکیہ تعویزات سب غیر اسلامی ہیں۔اور اسی طرح بعض جعلی مشرک عالم اپنی جہالت سے آلودہ بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں کہ فلاں نے آپ پر جادو کر دیا ہے۔اور جنات کو قید کر کے تم پر سوار کر دیا ہے۔اور جب تک اس جن کو راضی نہ کیا جائے اس وقت تک آپ کی جان نہیں چھوٹنے پائے گی۔کبھی اس کیلئے کالا بکرا منگواتے ہیں اور کبھی قبرستان میں چلے کاٹنے جاتے ہیں۔اور ویسے ہی پریشر ڈالنے کیلئے کہا جاتا ہے جی عامل صاحب کو بہت محنت کرنا پڑتی ہے۔اس لئے اس کا نذرانہ بھی تو بہت بڑا ہوگا۔جب کہ جھار پھونک اور تعویزات میں اگر شرکیہ الفاظ ہوں تو اسکی رحمت عالم ﷺ نے کسی بھی صورت میں اجازت نہیں دی۔عزیز دوستو: اس آسیب زدہ شخص سے جب کیوں نہ بھاگیں۔جو آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کو اختیار کرے۔ورنہ فائدہ کی بجائے نقصان کا زیادہ احتمال ہوتا ہے۔علامہ ابن تیمیہ" مجموعہ فتاویٰ میں رقمطراز ہیں۔جھاڑ پھونک اور آسیب زدہ کے علاج کی دو شکلیں ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

توجہ فرمائیں: اگر جھاڑ پھونک اور تعویذات ایسے ہوں جن کا مفہوم سمجھ میں آتا ہو اور انکو آدمی دین اسلام کی نظر میں بطور ذکر ودعا پڑھ سکتا ہو تو اور ان سے آسیب کو جھاڑ پھونک کیا جا سکتا ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ دوسری جگہ فرماتے ہیں: کہ شرکیہ تعویذات کرنے والے اور جھاڑ پھونک کرنے والے اکثر ناکام رہتے ہیں۔ جنات کے بھگانے کے سلسلہ میں وہ اکثر وبیشتر کہ جب وہ جنات سے کہتے ہیں کہ ہم اس جن کو قید یا قتل یا جلا دیں گے تو وہ جن ان کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ چنانچہ مشرک جعلی عامل ایسا معلوم کرواتے ہیں جیسے اس جن کو ہم نے بھگا دیا ہے۔ یا قید کر دیا ہے۔

حقیقت: الحمد للہ ثم الحمد للہ آج تک جس جس کو بھی اللہ تعالیٰ کے مبارک نام سے بطور علاج دم کیا ہے۔ آج تک انکو دوبارہ دورہ نہیں ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ (انشاء اللہ الرحمٰن) چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ جب تک کہ اس میں شرکیہ کلام نہ ہو۔ اب ذرا سوچیئے: کہ اکثر عامل حضرات کہتے ہیں کہ ہم نے جنوں کو قید کر رکھا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ ہمیں مستقبل کی خبریں دیتے ہیں۔ اور جب کوئی گم شدہ چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ اپنے جنات کو حاضر کر کے سوال و جواب کرتے ہیں۔ اب اگر انکی بات صحیح ہوئی تو عامل کی دھوم دھام مچ گئی۔ اور یہ باتیں صحیح کیسے ہوتی ہیں اس لئے کہ شیطان نجومیوں کاہنوں اور مشرک عاملوں کی مدد کرتے ہیں۔

جب کسی کے دل میں بات پیدا ہوتی ہے تو اسکا ہمزاد (شیطان) عامل کے ہمزاد کو بتا دیتا ہے۔ جسکی وجہ سے مشرک جادوگر عامل لوگوں کے دل پر اپنا سکہ جمانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں

کام اور فائدے کی بات: یہ کہ اپنے عامل کے پاس اتفاق سے ٹاکرا ہو جائے (جو غائب کی گئی چیزوں کے بارے میں بتائے تو آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھو۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اور مشرک عاملوں کا رابطہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور مقصد باطل میں کامیاب نہیں ہونے پاتے۔ جسطرح وہ دنیا میں رسوا ہوتے ہیں اسی طرح وہ قیامت کو دردناک سزا سے ہم کنار کئے جائیں گے اسی طرح نجومی اور جادوگر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں حالانکہ غیب جاننے والا خدائے واحد ہے۔ سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ اللہ کے کسی سچے پیغمبر نے بھی غیب جاننے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور کچھ لوگ قرآنی آیات کو الٹا پڑھتے ہیں۔ من گھڑت موکل اپنے قبضے میں لینے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ (الامان الحفیظ)

مسلمان دوستو! اب بھوت اتارے کے عمل کے بارے میں آپ ﷺ کی سچی میٹھی اور نبوت والی زبان سے نکلی ہوئی بات سنا دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ جابرؓ سے روایت ہے کہ محسن انسانیت ﷺ سے پوچھا گیا کہ (نشرہ) کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا خیال ہے۔ ارشاد ہوا کہ یہ (شرکیہ الفاظ سے ہیں۔ (سب شرکیہ کام ہیں) (یعنی شیطانی) ابوداؤد جلد دوم ص ۵۰۰

اسلئے یہ شیطانوں کو قابو کرنا اور یہ دعویٰ کرنا کہ ہم تو نیک جنوں کو قابو کرتے ہیں یہ سب خرافات ہیں۔ سنیئے نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ کسی کاہن کے پاس جا کر یہ پوچھنے والے کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ (سوچنے کی بات یہ ہے) کہ بتلانے والے کا کیا حال ہوگا۔ کیونکہ پوچھنے والا نے تو شرک کیا۔ اور شرک ظلم عظیم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ شرک میں معاف نہیں کروں گا۔ (القرآن)

یہ نجومی، کاھن، جفار، فال نکالنے والے یہ سب رومال نامہ کھولنے والے کشف والے، یہ سب اعراف میں داخل ہوں گے۔ اور واضح رہے کہ جنات بھی بالکل علم غیب نہیں رکھتے۔ اگر یہ جانتے ہوتے تو سلیمانؑ کی موت کے بارے میں ضرور جان لیتے۔ صحیحین میں ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان میرے سامنے آیا اور مجھ پر حملہ کیا۔ تاکہ نماز تڑوا دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسکو میرے قابو میں کر دیا میں نے سوچا کہ اسے ستون سے باندھ دوں۔ تاکہ جب صبح ہو تو سب لوگ اسکا تماشا (نظارہ) کر لیں۔ تب ہی مجھے سلیمانؑ کی دعا یاد آئی۔ کہ اے رب مجھے ایسی حکومت عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے اسکو رسوا کر کے واپس کر دیا۔ (متفق علیہ)

سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا ہے میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میرے پاس شیطان آیا تو آپ ﷺ نے اسکو پکڑ کر پٹخ دیا۔ اور اس کا گلا دبوچ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اسکو ایسے دبایا کہ اسکی زبان کی ٹھنڈک مجھے ہاتھ میں محسوس ہوئی۔ اگر سلیمانؑ نے دعا نہ کی ہوتی تو اسکو میں باندھ لیتا تاکہ لوگ اسکا تماشا دیکھیں (نسائی) اور فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعے اس کے شر سے جو اس نے پیدا کی تھی پناہ چاہتا ہوں۔ تو اسکو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ جہاں تک کہ وہ وہاں سے کوچ کر جائے۔ (مسلم) دن رات کے شروع میں یہ دعا تین بار پڑھنی چاہیے۔ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔ ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کہیں بھی کوئی چیز مجھے تکلیف نہیں پہنچا سکتی۔ وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (ابی داؤد)

جادو: وغیرہ کے علاج کیلئے نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے اللہ تو تمام لوگوں کا رب ہے۔ سب کی بیماری کو دور فرما اور شفاء فرما دے۔ تیرے بغیر کوئی شفاء دینے والا نہیں ہے۔ اور تو ایسی شفاء عطا فرما کہ کوئی بیماری نہ رہے۔ (ابوداؤد)

☆☆☆☆☆☆☆

© rasailojaraid.com